سبقت پائی جس پر آپ نے انہیں ۵ روپیہ انعام دیا۔

تدریسی زندگی: ۱۹۸۸ء میں تبلیغ میں یک سالہ سفر کے بعد درس وتدریس کا آغاز مسجد تقویٰ واقع نوشہرہ کینٹ سے کیا۔ ابتدائی فنون اور خاص کر صرف ونحو میں آپ کا شہرہ کچھ ہی عرصہ میں دور دراز تک ہو چلا۔ بس پھر کیا تھا ہر سال آپ کے گرد سینکڑوں طلباء کا مجمع بن جاتا تھا۔ فنون کی تکمیل کے بعد ان طلباء کو دورۂ حدیث کیلئے آپ بطور خاص دارالعلوم حقانیہ جانے کی وصیت کرتے۔ ۲۶ سالہ تدریس کے دوران بقول آپ کے تلامذہ کے آپ نے کبھی بھی سبق سے چھٹی نہیں کی یعنی تدریس سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ چند سال قبل اپنے ادارہ میں دورۂ حدیث شریف کی کلاس کا بھی آغاز کیا۔ اسباق میں اختصار، لفظی عبارت کی تصحیح پر بطور خاص توجہ دیتے۔

امامت وخطابت: آپ ایک طویل عرصے تک نوشہرہ کے تبلیغی مرکز میں امام وخطیب کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے رہیں۔ تقریر میں حق کا اظہار ببانگ دہل فرماتے تھے اور اس سلسلے میں کسی قسم کے نتائج کی پرواہ نہ کرتے

موت سے قبل استغفار کی کثرت: استغفار کا حکم قرآن وحدیث میں بارہا ملتا ہے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عمر کے آخری حصہ میں واستغفرہ انه کان توابا سے اللہ تعالیٰ نے بطور خاص اس کا حکم فرمایا۔ مولانا امیر حمزہ شہید کے بارے میں ان کے تلامذہ اور اولاد کا کہنا ہے کہ انہوں نے شہادت سے دو ہفتہ قبل شاگردوں اور اپنے بچوں کو استغفار اور توبہ کے ورد کا خصوصی حکم فرمایا اور ایک دن کہا کہ آج کل میں اپنی روح میں بڑی تیزی محسوس کر رہا ہوں، شاید وہ تیزی قفس عنصری سے آزاد ہو کر حضرت حق جل مجدہ کی طرف جانے کی تھی۔ فرحمه الله تعالیٰ رحمة واسعاً

پیر طریقت مولانا احمد عبدالرحمٰن صدیقیؒ

(صدر انجمن خدام الدین نوشہرہ)

معروف روحانی رہنما، نوشہرہ کینٹ میں علمی، دینی، دعوتی اور انجمن خدام الدین شیرانوالہ لاہور کے زیر انتظام اشاعت دین کی سرگرمیاں پھیلانے والی شخصیت حضرت مولانا پروفیسر احمد عبدالرحمٰن صدیقی طویل علالت کے بعد بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب رات پونے ایک بجے ۲۶ فروری ۲۰۱۵ء کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ حاجی عبدالحکیم صاحب کے ہاں نوشہرہ میں ۱۹۴۴ء کو پیدا ہوئے، آپ کے والد اٹک خرد کے ایک گاؤں ملائی ٹولہ سے تعلق رکھتے تھے وہاں سے نقل مکانی کر کے یہاں آباد ہوئے۔ وہ نوشہرہ میں غذائی اجناس کے بڑے تاجر تھے۔صدیقی صاحب نے نوشہرہ نمبرا سکول سے میٹرک کرنے کے بعد دینی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے ۔مولانا قاضی عبدالعلام کے والد صاحب سے ابتدائی علوم وفنون تقویٰ مسجد نوشہرہ کینٹ میں پڑھے۔دورۂ حدیث شریف دارالعلوم حقانیہ سے کی۔ دورۂ تفسیر کے لیے شیرانوالہ گیٹ لاہور میں حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے ہاں پانچ برس تک قیام رہا۔اس دوران اکثر و بیشتر انکی خدمت کا بھرپور موقع بھی میسر رہا۔

تصوف وسلوک کے سلسلے میں آپ نے حضرت مولانا احمد علی لاہوری سے بیعت فرمائی۔ان کے وفات کے بعد حضرت مولانا عبید اللہ انور، حضرت مولانا بشیر احمد پسروری ،مولانا محمد حسن عباسی اور میاں غلام رسولؒ نے انہیں خلافت سے نوازا۔آپ نے نوشہرہ میں انجمن خدام الدین کے پلیٹ فارم پر حضرت لاہوریؒ کے بعد انکے فرزند مولانا عبید اللہ انور کی سرپرستی میں فعال کردار ادا کیا۔مرحوم ۶۰ سے لے کر ۸۰ تک نوشہرہ میں اشاعت دین اور علمی مجالس کے انعقاد، نابغہ روزگار جید علماء کرام جیسے مولانا قاری محمد طیب قاسمی،حضرت مولانا احمد علی لاہوری، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی،مولانا عبید اللہ انور وغیرہ کونوشہرہ مدعو کر کے سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کے عنوان سے بھرپور خدمات انجام دیے۔ابتداء میں آپ کی نوشہرہ سکول میں تعیناتی ہوئی پھر گورنمنٹ کالج نوشہرہ میں بطور لیکچرر تقرر ہوا۔کالج اور سکول کے طلباء کی ذہن سازی، دینی رجحان کو عام کرنے میں آپ نے بھرپور کردار انجام دیا۔

۲۷ مئی ۲۰۱۴ء کو آپ پر فالج کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے آپ صاحب فراش ہو گئے تاہم دوران علالت بھی آنے جانے والے لوگوں کو دین کی دعوت اور تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلانے کا محبوب مشغلہ آخر تک جاری رکھا۔وفات سے قبل لوگوں کو درود شریف کی کثرت اور اسم ذات اللہ کی تلقین کرتے رہے۔ان کے زبان سے آخری لفظ اللہ کا نکلا۔نماز جنازہ ۲۷ فروری سہ پہر ۳ بجے مولانا سمیع الحق کی اقتداء میں نوشہرہ کے معروف قبرستان نورگل بابا میں ادا کی گئی۔جس میں کثیر تعداد میں انکے متعلقین علماء، طلباء اور عوام الناس نے شرکت کی۔